روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | ہفتہ ۷۔ شعبان ۱۴۱۱ھ، ۲۳۔ تبلیغ ۱۳۷۰ہش، ۲۳۔ فروری ۱۹۹۱ء | نمبر ۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام بنی نوع انسان کیلئے دعائیں کریں

"جماعت احمدیہ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ تقویٰ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ۔ تمام بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو تقویٰ سے عاری فیصلوں کے نتیجے میں اُن عذابوں میں مبتلا نہ فرمائے جو عام طور پر ایسے حالات میں مقدّر ہو جایا کرتے ہیں۔ بلکہ غیر معمولی طور پہ ان کے دلوں پر تسلّط فرمائے اور ان کو توبہ کرنے کی توفیق بخشے"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشاداتِ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک بچّہ جب بھوک سے بیتاب ہو کر دُودھ کے لئے چلاّتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دُودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ بچّہ دُعا کا نام بھی نہیں جانتا۔ لیکن اس کی چیخیں دُودھ کو کیونکر کھینچ کر لاتی ہیں؟۔ اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دُودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچّے کی چلاّہٹ ہے کہ دُودھ کو کھینچے لاتی ہے۔ تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟۔ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے۔ مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ بچّہ کو جو مناسبت ماں سے ہے۔ اس تعلق اور رشتہ کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر دُعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔ دوسری قسم کا رحم یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک رحم مانگنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ مانگتے جاؤ گے ملتا جائے گا۔ (مجھے پکارو میں تمہارا جواب دُوں گا) کوئی لفّاظی نہیں بلکہ یہ انسانی سرشت کا ایک لازمہ ہے"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۸۲)

اعلانِ نکاح

عزیزہ تبسلیہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب سابق مربی سلسلہ ساکن دارالصدر شمالی ربوہ کا نکاح مکرم باسط احمد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب اختر دارالرحمت وسطی ربوہ کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۹۱ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا۔ احباب دُعا کریں یہ رشتہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ثمراتِ حسنہ کا موجب بنا دے۔

مقابلہ مقالہ نویسی اطفال الاحمدیہ

مجلس اطفال الاحمدیہ شعبہ اشاعت کی طرف سے اس سال جو مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کیا جا رہا ہے اس کے لئے عنوان درج ذیل مقرر کیا گیا ہے۔ "سیرت حضرت فضل عمرؓ" تمام ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ ابھی سے یہ مقالہ لکھوانے کے لئے اطفال کی مدد کریں۔ یاد رہے کہ مرکز میں مقالے کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ اگست ۱۹۹۱ء ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کیلئے ہر انسان خود کوشش کرے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے)

"اس کائنات میں خدا نے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر وہ خدا کا عبد بن جائے تو وہ ساری برکتیں اسے مل جاتی ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے اور اگر وہ ایسا نہ بنے یعنی عباد الرحمٰن میں شامل نہ ہو تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہے کسی اور پر اس کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اور نہ کسی اور کو مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی کا جرم ہے تو اس نے نقصان اٹھانا ہے اور اگر کسی نے کچھ پانا ہے تو اس نے پانا ہے .... ہدایت پر اس نے خود قائم رہنا ہے۔ ساری دنیا بھی اگر خدا سے دُور ہو جاتی ہے اور ایک فردِ واحد خدا کے حضور روحانی رفعتوں کو حاصل کر رہا ہے تو ساری دنیا کی دُوری اس کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی کو دیکھ لو۔ دعویٰ نبوّت سے پہلے بھی آپؐ خدا کے حضور جو گریہ وزاری اور عبادتیں کرتے رہے وہ بتاتی ہیں کہ اس وقت حقیقی معنے میں خدا تعالےٰ کا ایک ہی عبادت گذار بندہ تھا۔ آپؐ کے سوا ساری دنیا غفلت میں پڑی ہوئی تھی۔ کوئی تکبّر میں پڑا ہوا تھا۔ کوئی اباء اور استکبار میں پڑا ہوا تھا۔ کوئی خدا کے خلاف بغاوت میں لگا ہوا تھا۔ صرف وہی ایک بندہ تھا جو خدا کے حضور جُھکا ہوا تھا۔ پھر اس وقت جب کہ ہر انسان خدا سے دُور تھا خدا نے اسی ایک بندے سے پیار کیا۔ اور اتنا پیار کیا کہ کسی اور انسان کے حق میں نظر نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ نے اتنا پیار کیا ہو۔ یا کسی اور انسان کو خدا تعالیٰ کا اتنا پیار ملا ہو۔ یا خدا تعالیٰ کی طرف سے اتنی نعمتیں ملی ہوں۔ یا اتنی عزت قائم ہوئی ہو جتنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی۔ پس وہ جو اکیلا تھا کروڑوں کروڑ لوگ اس پر درُود بھیجنے والے پیدا ہو گئے اور قیامت تک پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔

غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر انسان خود اپنا ذمہ دار ہے۔ کسی انسان کو خدا تعالیٰ کے پیار سے روکنے کی کوئی اور انسان طاقت نہیں رکھتا۔ اسے اگر پیار ملتا ہے تو (اے انسان تو اپنے ربّ کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے) کے حکم کے مطابق ملتا ہے اور اگر وہ خدا کے پیار سے محروم رہتا ہے تو اس محرومی کی ذمہ داری اس کے اپنے نفس پر ہے۔ کسی اور پر نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میدان میں دنیا کے لئے جو اسوۂ حسنہ قائم کیا ہے۔ ہم اسے پہچانیں اور اس پر عمل کریں تاکہ آپؐ کے روحانی فیوض ہمیں حاصل ہوں۔ آپ کی برکت سے ہم بھی خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳۔ دسمبر ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳۔ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش ۲۳۔ فروری ۱۹۹۱ء

جنگ کی تباہ کاری

عراق کے نائب وزیر اعظم نے ایران کے نائب وزیر خارجہ کو بتایا ہے کہ خلیج کی جنگ کے پہلے چھبّیس دنوں میں ۲۰،۰۰۰ افراد ہلاک ہوئے ہیں اور ۶۰،۰۰۰ افراد زخمی۔ ظاہر ہے کہ عراقی نائب وزیر اعظم نے یہ اعداد و شمار عراقیوں ہی کے متعلق دیئے ہیں۔ ویسے تو یہ اعداد و شمار ہی جنگ کی ہولناکی کا اندازہ لگانے کیلئے کافی ہیں لیکن اگر ان اعداد و شمار کو اس زاویئے سے دیکھا جائے کہ بیس ہزار افراد جو ہلاک ہوئے ان کی تدفین کیلئے کتنے لوگ مصروف کار ہو گئے ہونگے۔ آخر انہیں سڑکوں پر اور ملبوں کے نیچے دبے تو نہیں رہنے دینا تھا۔ انکی لاشوں کو حتی الامکان مذہبی وقار کے ساتھ ٹھکانے لگانا تھا۔ اور ان کے علاوہ ساٹھ ہزار افراد زخمی ہو گئے۔ ایک ایک زخمی کی دیکھ بھال کے لئے کئی کئی افراد کی ضرورت ہے اور جہاں ۶۰،۰۰۰ کی دیکھ بھال کرنی پڑے۔ بس یوں سمجھ لیجے کہ ملک کا بیشتر حصہ جنگ کی سختی بھی برداشت کر رہا ہے اور ہلاک شدگان اور زخمیوں کے سلسلہ میں بھی اندوہناک طور پر مصروف ہو گیا ہے۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ایک دفعہ جنگ شروع ہو جائے تو موتا موتی لگ جاتی ہے لیکن اگر اس موتا موتی کو روکا جا سکے تو اس سے اور اچھی بات کیا ہو گی۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ اب امن کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔ حتیٰ کہ صدر صدّام نے بھی کویت خالی کرنے کا اعلان کر کے امن کی طرف قدم بڑھایا ہے۔ بعض حالات میں اور بعض موقعوں پر جنگ کی ضرورت مسلّم لیکن امن کا کوئی بدل نہیں اور اب جبکہ امن کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں ہر وہ شخص یا ہر وہ ملک جو امن کی راہ میں روڑے اٹکائے گا۔ وہ جنگ جیت بھی جائے تو تاریخ میں اپنے ماتھے پر سے کلنگ کا ٹیکہ کبھی دُور نہیں کر سکے گا۔ یہ سمجھانا تو آسان ہے کہ جُھک کر بھی صُلح کر لی۔ لیکن یہ سمجھانا کہ گردن تان کر جنگ کرتے رہے۔ بہت مشکل ہے۔ جنگ بھی وہی قابل قبول ہوتی ہے جو امن کی خاطر کی جائے۔ اور اگر امن کا راستہ چھوڑ کر جنگ جاری رکھی جائے تو اسے کبھی پسندیدہ نہیں کہا جا سکتا۔

حضرت امام جماعت ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جنگ کے آغاز سے ہی امن کی راہ دکھا رہے ہیں اور دنیا کو سمجھا رہے ہیں کہ امن کے قیام کے کسی موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے۔ اب مختلف جہات سے امن کی بات تو شروع ہوئی ہے لیکن یوں لگتا ہے وہ جن پر جنگ کا بھُوت سوار ہے وہ امن کو دُور سے دُور لے جانا چاہتے ہیں تاکہ اپنی من مانی کر سکیں اور جتنے زیادہ سے زیادہ انسانوں کو ہلاکت کے گڑھے میں گرایا جا سکتا ہے گرایا جائے۔ اور پھر بھی امن کی بات کی جائے تو اپنی شرائط پر نہ کہ اصول اور انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے۔

اپنی نا اہلی پہ اس انداز سے نازاں ہوں مَیں
بزمِ یارانِ سخن میں گو پذیرائی نہ ہو
ایسے لگتا ہے کہ ہر اک دوست سے کہتا ہوں مَیں
مَن ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

ابوالاقبال

جنگل ہُوں قدیم خار و خس کا
خمیازہ ہُوں باغ کی ہَوَس کا

پھُولوں کا لہُو ہے اس کی خوراک
شبنم ہے نچوڑ چاند رَس کا

تنہا بھی ہے اَور گھرا ہوُا بھی
لمحہ ہے اسیر پیش و پس کا

واعظ کو بھی بحث کی ہے عادت
یاروں کو بھی گفتگو کا چسَکا

اِک غار میں روشنی ہوئی تھی
قِصّہ ہے یہ سینکڑوں بَرَس کا

لگتا ہے کہ صُبح ہو گئی ہے
سورج بھی نیا ہے اس بَرَس کا

اَشکوں کے چراغ بھی بُجھا دو
دروازہ بھی کھول دو قفس کا

کِرنوں نے جگا دیا زمیں کو
محتاج تھا قافلہ جرَس کا

اندازہ نہیں تھا قافلوں کو
آہستہ رووں کی دسترس کا

سب شہر تری گرفت میں ہیں
پنڈی ہو۔ لہور ہو کہ ڈسکہ

آیات کی ہو رہی ہے بارش
نظّارہ ہے دیدنی قفس کا

بَدلا ہے مکان جب سے مضطرؔ
رستہ بھی بَدل گیا ہے بَس کا

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

ہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عمل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو ہر قسم کی حالت کے لوگوں کے لئے ممکن ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو دل کی بعض حالتوں میں ناممکن ہوتے ہیں۔ جو عمل بعض قلبی حالتوں میں ناممکن ہو جاتے ہیں۔ وہ جذبات سے اور خیالات سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن جو عمل کہ ظاہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ کسی حالت میں بھی ناممکن نہیں ہوتے۔ مثلاً نماز ہے اس کے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ میں نماز پڑھ سکتا ہی نہیں مگر یہ کہہ سکتا ہے کہ ناجائز محبت میرے دل سے نہیں نکل سکتی پس عمل دو قسم کے ہیں ایک جذبات سے تعلق رکھنے والے اور دوسرے وہ جن کا تعلق جذبات سے نہیں ہوتا۔ اب دیکھو جسمانی بیماریوں کے علاج کس طرح کئے جاتے ہیں۔ اسطرح کہ ایک شخص ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے۔ وہ بہت کمزور ہوتا ہے کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اسے کہا جاتا ہے ورزش کیا کرو۔ اب کیا وہ یہ کہتا ہے کہ میں تو پہلے ہی کام نہیں نہیں کر سکتا۔ اور آپ کہتے ہیں ورزش کیا کرو۔ وہ یہ نہیں کہتا۔ کیونکہ اور کام میں اور ڈاکٹر کے بتائے ہوئے کام میں فرق ہے اور وہ یہ کہ جو کچھ ڈاکٹر بتاتا ہے۔ گو وہ بھی کام ہے مگر ہے اختیار میں۔ اور دوسرا اسکی طاقت سے بڑھ کر ہے۔ تو طاقت پیدا کرنے کے لئے بھی ایک عمل ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک ایسا کمزور جو اٹھ کر کھڑا بھی نہیں ہو سکتا۔ چارپائی پر لیٹا رہتا ہے۔ اسکے متعلق ڈاکٹر یہی کہے گا کہ اسے مالش کیا کرو۔ جب اسے کچھ طاقت آجائے گی تو بیٹھ سکے گا۔ پھر اور طاقت آئے گی تو کھڑا ہو سکے گا۔ یہی بات روحانی اعمال میں ہے۔ کہ چھوٹے اعمال پر لگا کر اوپر اٹھایا جاتا ہے۔ ایک لڑکا جو کہتا ہے کہ مجھ سے دسویں جماعت کی ریڈر نہیں پڑھی جاتی اسے کہا جائے گا اچھا نویں جماعت کی پڑھا کرو۔ اس متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب مجھ سے دسویں جماعت کی ریڈر نہیں نہیں پڑھی جاسکتی تو نویں کی کس طرح پڑھوں گا۔ اسی طرح روحانیت میں چھوٹے اعمال سے ترقی کر کے بڑے اعمال تک لے جایا جاتا ہے۔ پہلے بیان شدہ علاجوں کے علاوہ ایسے شخص کے لئے بعض اور امور کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جنہیں میں آگے چل کر بیان کروں گا۔ پہلے علاج یہ ہے۔

۱:۔ یہ کہ ایسا انسان نیکیوں اور بدیوں کا علم حاصل کرے۔

۲:۔ ان کے برمحل استعمال کا علم حاصل کرے

۳:۔ محاسبہ نفس کرے

۴:۔ استغفار کثرت سے کرے۔

۵:۔ خدا تعالیٰ کی معرفت پیدا کرنے کی کوشش کرے

پہلے میں نے کہا تھا خدا کی معرفت پیدا کرے۔ مگر یہاں یہ کہتا ہوں کہ معرفت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ اس کی نسبت یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہ عمل پر پوری طاقت نہیں رکھتا۔ نیکی اور بدی کا انجام سوچے۔ تخلقوا باخلاق اللہ کی کوشش کرے۔ اس سے آگے میں جو علاج بتاؤں گا۔ وہ اصولی ہے ایسے انسان کے متعلق اس بات کا تو کوئی شک ہی نہیں کہ اسکے اندر بیماری ہے۔ اور بیماری کا علاج بغیر تشخیص کے نہیں ہو سکتا اسلئے ضروری ہے کہ وہ علمی طور پر معلوم کرے کہ اسے کیا بیماری ہے۔ اس کے لئے وہ پہلے اپنے دل سے یہ سوال کرے کہ وہ کس بات کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ اس کا پہلا جواب یہ ہے دل کی پاکیزگی کیلئے اور دوسرا یہ ہے کہ اعمال کی اصلاح کے لئے۔ امر اول خدا تعالیٰ کی محبت سے تعلق رکھتا ہے اور دل کی کمزوری کے یہ معنے ہیں کہ صحیح محبت کا مادہ مفقود ہو گیا ہے۔ میں نے کئی دفعہ اپنی ایک رویاء سنائی ہے کہ میں نے دیکھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام ایک چبوترے پر کھڑے بچے کی شکل میں آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے کھڑے تھے۔ اوپر سے میں نے حضرت مریمؑ کو اترتے دیکھا وہ کچھ اونچے چبوترے پر کھڑی ہو گئیں۔ پھر وہاں سے وہ ایک قدم نیچے اتریں۔ اور حضرت مسیحؑ ان کی طرف جھکے اور مریمؑ ان پر جھک گئیں۔ اسوقت میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہو گئے LOVE CREATES LOVE.

محبت محبت ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ پس محبت محبت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ مگر محبت پیدا کرنے کے لئے بھی سامان ہوتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ ایک حسن دوسرا احسان اب ہم یہ دیکھتے ہیں ایک شخص نے خدا تعالےٰ کا حسن بھی دیکھا۔ یعنی اس کی صفات پر غور کیا اور احسان بھی دیکھے۔ اپنے ساتھ خدا تعالےٰ کے تعلقات پر نظر کی۔ مگر باوجود اسکے اس کے دل میں محبت نہ پیدا ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسکی حالت اس بچے کی سی ہے جو اپنی ماں سے محبت نہیں کرتا اور محبت کا مادہ اس میں سے مارا گیا ہے۔ جیسے اگر کسی انسان کے پیٹ میں نہ غذا جاتی ہے نہ دوا۔ تو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا معدہ خراب ہو گیا ہے۔ اس کے لئے پہلا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اسکے معدے کو قوت دیں اور روحانیت میں یہ علاج ہے کہ اس کے احساسات کو ابھاریں سو ایسے انسان کے لئے پہلا علاج یہ ہے کہ چونکہ ظاہر کا اثر باطن پر ہوتا ہے۔ وہ ظاہری طور پر خشوع و خضوع اختیار کرے نماز پڑھے تو رونے کی صورت بنائے خواہ تصنع سے ہی بنانی پڑے۔ بعض کام اگر تصنع اور بناوٹ سے بھی کئے جائیں تو ان کا اثر باطن پر پڑتا ہے۔ میں نے امریکہ کی ایک کتاب میں پڑھا تھا۔ ایک پروفیسر طالب علمی کی حالت میں بہت قابل تھا آخر اسے ایک کالج کا پرنسپل بنا دیا گیا۔ مگر اسوقت وہ سخت نااہل ثابت ہوا۔ اس نے اسکی وجہ ایک علم النفس کے ماہر سے پوچھی تو اس نے بتایا کہ تمہارے دل میں اتنی زیادہ نرمی ہے کہ اس وجہ سے تم انتظام نہیں قائم رکھ سکتے۔ اس کا اس نے علاج پوچھا تو اس نے بتایا کہ تم اپنے دانت اور جبڑے جوڑ کر رکھا کرو۔ یعنی منہ کو سختی سے بند کیا کرو۔ جس سے غصے کی حالت نظر آئے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور کچھ عرصے بعد اس میں ایسا تغیر پیدا ہو گیا کہ ملک میں مشہور ہو گیا کہ سب سے زیادہ سخت پرنسپل وہی ہے۔ اور اس نے خوب انتظام کر لیا۔ تو ظاہر کا اثر باطن پر ہوتا ہے۔ وہ شخص جو بزدل ہو اگر اکڑ کر چلے تو اس میں جرأت اور دلیری پیدا ہو جائے گی۔ فوج کے سپاہیوں سے ایسا ہی کرایا جاتا ہے۔ ان کو مشق کرائی جاتی ہے کہ اونچی گردن رکھ کر اور چھاتی تان کر چلیں۔ اس سے ان میں بہادری پیدا ہو جاتی ہے۔ پس پہلا علاج یہ ہے کہ کسی شخص میں جو عیب ہو اس کے مقابل کی صفت تصنع سے اختیار کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اس میں فی الحقیقت وہ صفت پیدا ہو جائے گی۔ محبت کا مادہ پیدا کرنے کے لئے انسان ظاہری محبت کے آثار ظاہر کرے۔ مثلاً کسی سے مصافحہ کرے تو خوب بھینچ کر۔ اور تپاک سے کرے۔ ایک شخص اسکے پاس آکر بیٹھے۔ جب وہ اٹھنے لگے تو خواہ دل میں یہی چاہتا ہو کہ چلا جائے مگر اصرار کرے کہ اور بیٹھو۔ اس طرح جب وہ ظاہری محبت کے آثار ظاہر کرے گا تو آہستہ آہستہ اس میں حقیقی محبت کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔ اور پھر وہ خدا تعالیٰ سے بھی محبت کرنے لگ جائے گا۔ کیونکہ پہلے اسکی محبت نہ کرنے کی یہی وجہ تھی۔ کہ اس میں محبت کا جذبہ ہی نہ تھا

۲:۔ اس کے علاوہ دوسرا علاج یہ ہے کہ ماں باپ بیوی بچوں سے پیار میں زیادتی کرے یہی وہ نکتہ ہے جسے عشق مجازی کہا جاتا ہے صوفیاء نے اسی کو عشق مجازی قرار دیا تھا۔ کہ جن سے محبت کرنا جائز ہے۔ ان سے محبت میں زیادتی کی جائے۔ مگر بعد میں اس کو بگاڑ کر کچھ کا کچھ بنا لیا گیا۔ عشق مجازی کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ایک شخص کوئی خوبصورت لڑکا تلاش کرے اس سے محبت کرنے لگ جائے یا اور اسی قسم کی ناجائز محبت میں گرفتار ہو جائے۔ بلکہ یہ ہے کہ جن رشتہ داروں سے محبت کرنا جائز ہے ان سے زیادہ محبت کرے۔ اسطرح اسمیں محبت کا جذبہ زیادہ پیدا ہو گا۔ اور پھر خدا تعالےٰ سے محبت کرنے کا جذبہ بڑھے گا۔

اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کا اجر

۳ر اگست ۱۹۳۸ء بعد نماز عصر۔ طلباء و کارکنان تحریک جدید نے بورڈنگ تحریک جدید میں بعض مربیوں کے اعزاز میں ایک دعوت چائے دی جسمیں سیدنا حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقعہ پر دیگر امور کے علاوہ حضور نے مندرجہ ذیل باتیں بیان فرمائیں۔

"خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ ایک (ایمان لانے والے) کے ساتھی جب تک زندہ رہتے اور دین کی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مرنے والے کو اس حیثیت سے جس میں وہ مرا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ سبق دیا ہے کہ ایسے موقعہ پر جو (اللہ تعالےٰ کی راہ میں جان دیں) ان کو زندہ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والے) کی یہ تعریف کی ہے کہ وہ بہت جلد اعلیٰ مدارج حاصل کر لیتا ہے۔ اسلئے نہیں کہ تھوڑی خدمت کے بدلہ میں اسے اعلیٰ مدارج حاصل ہو جاتے ہیں بلکہ اسلئے کہ تھوڑے دن خدمت کر کے وہ اسی راہ میں جان دے دیتا ہے۔ اگر وہ زندہ رہتا تو اس کے

باقی صـ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا کریں ترقی کی یہ رفتار قائم رہے

دنیا کی تاریخ میں تو یہ سال ابھرا ہے اور ابھر کر پھر کسی حد تک نیچے گرنے والا ہے مگر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے امید رکھتا ہوں اور اسی کے لئے آپ کو دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دعا یہ کریں کہ مڑ کر دیکھیں تو اس سال کے پیچھے گہرائی دکھائی دے مگر آگے دیکھیں تو پھر اور اٹھتے ہوئے بلند تر مینار دکھائی دیں اور یہ سال آئندہ ترقی کے لئے رفتاریں سیٹ کرنے والا پیس میکر PACE MAKER بنیں جس طرح دوڑوں میں سب سے اگلا کھلاڑی جو سب سے زیادہ توانا ہوتا ہے اور چست و چالاک ہوتا ہے اور رفتار میں سب سے زیادہ نمایاں طور پر آگے بڑھنے کی توفیق پاتا ہے ایسے کھلاڑی کو کہتے ہیں اس نے پیس PACE سیٹ کر دی یعنی اس نے باقی کھلاڑیوں کے لئے رفتار معین کر دی اب وہ اس کا ساتھ دے سکیں گے تو ساتھ چلیں گے ورنہ پیچھے رہ جائیں گے۔ تو خدا کرے یہ سال آئندہ سالوں کے لئے پیس PACE سیٹ کرنے والا سال ثابت ہو اور اس سال کے بعد میں آنے والے سال گویا اس سال سے سبق سیکھتے ہوئے اسی رفتار سے آگے بڑھیں جس رفتار سے یہ سال اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ آگے بڑھا ہے۔ اس موقعہ پر ہمیں خاص طور پر دعا کرنی چاہیئے کہ یہ جو عالمی تغیرات ظاہر ہوئے ہیں جن کے متعلق ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ (دین حق) کی ترقی کے لئے خدا تعالیٰ کی تقدیر نے نئی بنیادیں قائم کی ہیں یا نیا موڑ موڑا ہے۔ اس موڑ پر کھڑے ہو کر جو آئندہ دنیا میں ہمیں دکھائی دیتی ہے اس لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے اور ان دعاؤں کی ضرورت ہے کہ خدا کی تقدیر نے ترقی کے یہ جو آثار باندھے ہیں، ہم اس بات کے اہل ہوں کہ ان سے پوری طرح استفادہ کر سکیں۔ ہم اس بات کے اہل ہوں کہ خدا تعالیٰ نے (دین حق) کی ترقی کے جو نئے دروازے کھولے ہیں۔ نئے ایونیو AVENUE نئے ایوان ہمارے لئے ہم پر روشن کئے ہیں ان تک پہنچنا ہم پر آسان فرما دیا ہے، ان سے بھرپور استفادہ کی ہمیں توفیق ملے اور جس جس طرف سے خدا تعالیٰ کی تقدیر نے ہمیں آگے بڑھانے کی کوشش کی ہے جس طرح تیز ہوائیں پیچھے سے دھکیلتی ہیں تو بس کو دھکیلا جا رہا ہے اس کی کوشش کا بھی کوئی دخل ہوا کرتا ہے۔ یہ تو درست ہے کہ بعض دفعہ آندھیاں اتنی تیز بھی چلتی ہیں کوئی جانا چاہے یا نہ چاہے۔ اس سمت میں اس شخص کو دھکیلتی ہوئی لے جاتی ہیں لیکن اگر دوڑنے والا اسی سمت میں دوڑنا چاہے اور دوڑنے کی پوری کوشش بھی کرے تو پیچھے سے آنے والی ہوائیں اس کو بہت تیزی سے آگے بڑھاتی ہیں

پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ تبدیلیاں اس قسم کی ہواؤں کا حکم رکھتی ہیں جو خاص سمتوں میں چلائی جا رہی ہیں۔ اگر آپ دوڑنے کی نیت رکھتے ہیں تو دوڑنے کے لئے کمر کسیں اور تیار ہو جائیں۔ کیونکہ اب یہ وقت چلنے کا وقت نہیں رہا بلکہ تیزی کے ساتھ دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے کا وقت ہے اور اپنی سابقہ سستیوں کا ازالہ کرنے کا وقت ہے جو کچھ ہم سے غفلتیں ہوئیں ان پر استغفار کا وقت ہے اور خدا کی طرف سے چلنے والی ان ہواؤں سے پورے استفادے کا وقت ہے۔ بادبانی کشتیاں جس طرح ہواؤں کے رخ پر بڑھا کرتی ہیں۔ اسی طرح آپ کی رفتار بھی اس تیزی سے بڑھنی چاہیئے جس طرح بغیر ہوا کے بادبانی کشتیاں چپو سے چل رہی ہوں اور اچانک ایک پاکیزہ ہوا، عمدہ ہوا جس میں خطرات نہ ہوں، بلکہ مبشرات ہوائیں ہوں۔ ایسی ہوا چلنی لگ پڑے اور بادبانی کشتیاں تیزی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف آگے بڑھنے لگیں۔ قرآن کریم میں حضرت سلیمانؑ کے متعلق یہ مثال دی گئی ہے کہ ان کا بڑھنا اس طرح تھا جیسے ہوا کے گھوڑوں پر کوئی سوار ہو اور تیز ہوائیں ان کے دن کے سفر کو بھی مہینے کا سفر بنا دیا کرتی تھیں اور ان کے رات کے سفر کو بھی مہینے کا سفر بنا دیا کرتی تھیں۔ یہ تو پرانے زمانوں کی باتیں ہیں۔ ہم تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے غلام ہیں۔ یہ دعائیں کریں کہ ہمارے لئے خدا ایسی ہوائیں چلائے کہ ہمارے دن کا سفر بھی ایک سال کے سفر کے برابر ہو جائے اور ہماری راتوں کا سفر بھی ایک سال کے برابر ہو جائے اور اس تیزی کے ساتھ ہم دنیا میں ترقی کرتے ہوئے خدا کی توحید کا پیغام تمام عالم کو پہنچائیں اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے حسن سے کل عالم کو خیرہ کر دیں۔ دعاؤں کے ساتھ، کوشش کے ساتھ، محکم عزم کے ساتھ اور صبر کے ساتھ اب ہمیں بہت تیز رفتار سے آگے بڑھنا ہے اور خدا کرے کہ ہمارا اگلا سال یہ ثابت کرنے والا ہو کہ ہم ۱۹۸۹ء کے سال کو مڑ کر ایک بلندی کے سال کے طور پر نہیں بلکہ بلندیاں پیدا کرنے والے سال کے طور پر دیکھا کریں گے۔

اس کے بعد میں اسی خطبے میں آئندہ سال کی جماعت احمدیہ کو مبارکباد بھی دیتا ہوں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کی ترقی کی رفتاروں کے پیمانے بدل چکے ہیں۔ اب یہ بات نہیں رہی کہ پچھلے سال سے اتنے فی صد زیادہ یا اتنے فی صد زیادہ۔ پیمانے تبدیل کئے گئے ہیں۔ اس لئے آپ دعائیں کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ حفاظت فرمائے۔ ہماری بلاؤں کو ٹال دے اور بلاؤں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو اجر کے وعدے ہیں ان کو ہماری توقعات سے بھی بہت زیادہ پورا کرے۔ جو ہم میں سے دکھی ہیں ان کے دکھ دور فرمائے جن کے سروں پر خطرات منڈلا رہے ہیں ان خطرات کو دور کر دے۔ ہمارے نقصانوں کو اپنے فضل سے پورا کرے اور ہمارے نفعوں کو بڑھا دے اور ہر پہلو سے جماعت کے لئے دنیا میں بھی اور آخرت کے لحاظ سے بھی یہ آنے والا سال پہلے سال سے بہت بہتر ثابت ہو۔

(خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ۲۹ دسمبر ۱۹۸۹ء)

تعارف

التقویٰ

التقویٰ کی تیسری جلد کا پہلا شمارہ اپنی روایتی خوبصورتی کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ اگرچہ اس کا ذکر کسی قدر تاخیر سے کر رہا ہوں لیکن ہو ضرور جانا چاہیئے تاکہ دنیا بھر کے احمدی حضرات جو عربی سے شغف رکھتے ہیں انہیں اس کے مشتملات سے واقفیت ہو جائے۔ اور اگر ممکن ہو تو وہ انگلستان سے اس کی کاپیاں منگوا کر اپنے پاس محفوظ رکھ سکیں۔ جیسا کہ پہلے بھی التقویٰ کے ذکر میں بتایا جا چکا ہے۔ اس کے مدیر صفدر حسین عباسی ہیں اور رئیس التحریر طاہر عبد العزیز۔ ادارتی بورڈ میں مصطفیٰ احمد ابراہیم عبد الستار اور عبد اللطیف محمود شامل ہیں افتتاحیہ کے بعد پہلا مضمون قرآن مجید سے متعلق ہے اور اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت پیاری احادیث درج کی گئی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف اور ملفوظات سے چند اقتباسات پیش کئے گئے ہیں اور اس کے بعد اس بات کا ذکر ہے کہ بات کا پہنچانا تو انسان پر واجب ہے اور دلوں کی فتح اللہ تعالیٰ کا کام اور اس طرح تلقین کی گئی ہے کہ دعوت الی اللہ کے کام کو تیز سے تیز تر کیا جائے۔ ایک مضمون مسٹر بشیر احمد آرچرڈ کا جو ہمارے برطانوی مربی ہیں اس موضوع پر شامل ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کب ہوئی تھی۔ اس کے بعد الاستاذ محمد اسماعیل کی حضرت مولانا ابو العطا صاحب سے متعلق ایک نظم ہے۔ اس نظم کے بعد سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطاب جو کینبرا آسٹریلیا میں ارشاد فرمایا تھا اور جس میں دین حق کی بعض اہم خصوصیات کا ذکر ہے پیش کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب نے بابا نانک۔ سکھوں کے مذہب کے بانی۔ کے متعلق ایک مضمون پیش کیا ہے۔ اس شمارے میں سنڈے ٹائمز کے سٹیفن بال اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا ایک مکالمہ کو جو ۱۹۸۹ء کے اوائل میں سنڈے ٹائمز میں شائع ہوا تھا۔ پیش کیا گیا ہے۔ سٹیفن بال نے احمدیہ جماعت کے متعدد پہلوؤں پر حضور انور سے سوالات کئے جن کے نہایت تشفی بخش جوابات حضور کی طرف سے دئے گئے۔ احمدیہ جماعت کے مختلف پہلوؤں کے علاوہ مسٹر بال نے بعض عمومی سوالات بھی پوچھے۔ مضمون نہایت مفید اور دلچسپ ہے اس کے بعد پاکستان سے ملنے والے خطوط سے اقتباسات پیش کئے گئے ہیں۔ جن میں بعض ایسے مقامات کی تصاویر بھی دی گئی ہیں جنہیں مخالفین نے آگ لگا دی تھی۔ خط و کتابت کے کالم میں م۔ ش ٹیونس اور

یو۔ بی۔ باگیمبیا اور ابو موسیٰ مہری مغربی جرمنی سے۔ اور اسی طرح عمر آدم

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ۔۔۔۔۔۔۔ نون۔ سین

عراق کا متواتر حملہ

نکوسیا میں سنی گئی ایک عراقی ریڈیو رپورٹ کے مطابق عراق نے سعودی عرب کے ساتھ ملتے ہوئے بارڈر کی دوسری طرف یعنی سعودی عرب میں امریکی فوجوں کے ٹھکانوں پر حملے کر کے گذشتہ ہفتہ کے روز خاصا نقصان پہنچایا۔ اس نقصان میں فوجیوں کی ہلاکت بھی شامل ہے اور ان کے فوجی ساز و سامان کی بھی۔ اگرچہ اس فوجی نمائندے نے جس کا ریڈیو نے حوالہ دیا یہ نہیں بتایا کہ یہ حملہ کہاں کیا گیا اور امریکی اتحادی فوجوں نے بھی اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ نمائندے نے صرف یہ کہا کہ ہمارے بہادر فوجیوں نے فیلڈ میزائلوں کے ساتھ دشمن کے مختلف اڈوں پر حملہ کیا۔ یہ سب اڈے اس وقت سعودی عرب میں ہیں جن سے خاصا زیادہ نقصان پہنچایا گیا فوجی بھی ہلاک ہوئے اور ساز و سامان بھی تباہ و برباد ہوا۔ ایک اور عراقی فوجی نمائندے نے بغداد سے بتایا کہ امریکی اتحادی فوجوں نے جمعہ کی شام اور ہفتے کی صبح تک ۲۵۰ ہوائی حملے کئے۔ یہ حملے عراق اور کویت دونوں علاقوں میں ہوئے۔ براڈکاسٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ عراق نے نہایت تباہ کن میزائلوں سے اسرائیل میں تل ابیب پر بھی حملہ کیا۔ فوجی نمائندے نے بتایا کہ سعودی عرب میں آرٹلری شیل پھینکے گئے جنہوں نے خاصا نقصان کیا۔ جہاں تک عراق اور کویت پر حملوں کا تعلق ہے فرانسیسی جاگوار اور میراج جہازوں نے عراقی گولہ باری کے ٹھکانوں پر جنوبی کویت میں حملے کئے۔ ان کا کہنا ہے کہ انکے تمام جہاز سلامتی کے ساتھ واپس پہنچ گئے۔ عراق سے بہت زیادہ اٹھنے والا دھواں شاید شمالی عراق میں تیل کے کنویں جلانے سے پیدا ہوا ہے۔ اس دھوئیں نے ایران کے ایک شہر کو جو سرحد سے ۸۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے بھی ڈھانپ لیا یہ دھواں شمال مشرق کی طرف بڑھ رہا ہے اور اس سے سورج کی روشنی سامنے نہیں آ رہی۔ اتحادیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اب تک عراق کے ۶۰۰ ٹینک تباہ کئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جنگ سے پہلے مغربی ماہرین نے اندازہ لگایا تھا کہ عراق کے پاس ۴۲۰۰ ٹینک موجود ہیں۔ اتحادیوں کے حملے عراق میں خاص طور پر بصرہ میں ہو رہے ہیں۔ اور وہاں کے دھماکے دور دور تک سنے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایران کے شہر خرم شہر میں جو ۴۰ کلومیٹر دور ہے وہاں بھی سنے جاتے ہیں۔

دوسرے جنوبی شہر بھی حملوں کی زد میں ہیں بصرہ کے علاوہ ہفتہ کی صبح کے وقت عراق کا ایک سکڈ میزائل اسرائیل پر پھینکا گیا اور کہا جاتا ہے کہ اس سے بہت کم نقصان ہوا۔ یہ عجیب بات ہے کہ آج تک اتحادی فوجیوں نے ایک سکڈ میزائل کے متعلق بھی یہ بات نہیں مانی کہ اس نے کوئی خاص نقصان کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جنگ کے متعلق جو خبریں عام طور پر اخبارات میں چھپتی ہیں یا مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنوں کو دی جاتی ہیں وہ کس قدر یک طرفہ ہیں۔ اتحادی حملہ کریں تو سب کچھ تباہ و برباد۔ عراق حملہ کرے تو کچھ ہوتا ہی نہیں۔ جیسے بچوں کا کھیل ہے اسرائیلی ٹیلی ویژن نے بھی اپنے لوگوں کو بتایا کہ یہ سکڈ میزائل روایتی ہتھیاروں سے لیس تھا۔ اور بالکل ویسا ہی تھا جیسے پہلے سکڈ میزائل پھینکے گئے تھے۔ اس سے صرف کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹے اور ملبہ بکھر گیا۔ اس طرح کا نقصان تو سارے علاقے میں مانا گیا ہے۔ اس سلسلے میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس دفعہ وہ پیٹریاٹ ایم پی میزائل جو اسرائیل بھیجے گئے تھے استعمال کئے گئے یا نہیں۔ البتہ ایک شخص نے ریڈیو پر یہ بیان دیا کہ پیٹریاٹ نے اس سکڈ میزائل کو راہ ہی میں تباہ کر دیا۔ بلکہ اس کے صرف ٹکڑے نیچے گرتے دیکھے گئے۔

عراق میں تباہی

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار نے گزشتہ جمعہ کے روز کہا کہ انہیں امید ہے کہ خلیج میں لڑنے والی فوجیں کوئی ایسے ہتھیار استعمال نہیں کریں گی جس سے بہت بڑے پیمانے پر تباہی کا امکان ہو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کی امید ہے کہ اس جنگ میں کیمیکل ہتھیار یا ایسے ہی دیگر ہتھیار جن سے وسیع پیمانے پر بربادی ہو سکتی ہو نہیں استعمال کئے جائیں گے۔ باوجود اس کے کہ جنگ جاری ہے۔ اقوام متحدہ کے چیف نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ سفارتی کوششوں کو مزید آگے بڑھایا جائے۔

اگرچہ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ عراق نے مختلف سفارتی کوششوں کو مسترد کر دیا ہے۔

اب تک تو سیکورٹی کونسل اس تجویز کو مسترد کرتی رہی ہے جو پانچ شمالی افریقی ملکوں نے پیش کی تھی کہ جنگ کے متعلق دوبارہ میٹنگ بلائی جائے۔ لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی حد تک نرمی پیدا ہو گئی ہے۔ اور یہ چاہتے ہیں کہ میٹنگ کر کے اس بات پر گفت و شنید کی جائے کہ اب کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

مسٹر پیریز نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ تمام براعظموں میں جو اقوام متحدہ کے متعلق اس وقت خیالات پائے جاتے ہیں۔ ان کے پیش نظر اقوام متحدہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعتماد کو بحال کرے آخر ان لوگوں کی خدمت کے لئے ہی یہ ادارہ بنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ادارہ اب ایک امتحان میں سے گذر رہا ہے۔ لوگ اس کے متعلق مایوسی کا اظہار کر رہے ہیں۔ بعض زبانی طور پر اور بعض اخبارات کے اداریوں کے ذریعے۔ اور اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ خلیج کے جھگڑے سے خائف ہیں کہ یہ آگے بڑھ جائے گا انہوں نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ شہریوں کی بربادی ہو رہی ہے۔ اور آباد علاقوں پر عراق میں بم پھینکے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں عراق نے اقوام متحدہ کے چیف کو ایک خط لکھا تھا اور کہا تھا کہ جو نقصانات ہو رہے ہیں۔ ان کو پورا کیا جائے۔ اور اگر اسے پورا نہ کیا گیا تو وہ قرضے میں سے یہ رقم کاٹ لیں گے جو انہوں نے ادا کرنے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ تمام حکومتیں جو امریکہ کا ساتھ دے کر عراق کے خلاف لڑ رہی ہیں۔ اور اسطرح تشدد کے عمل پر کاربند ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ عراق کے نقصانات پورے کریں۔ یہ خط گذشتہ ہفتے کے دن سرکولیٹ بھی کر دیا گیا تھا۔ اس میں خاص طور پر اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ اتحادیوں کی بمباری سے آباد بستیوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ اور عراق کے سارے علاقے کو بنجر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی روز ایک اور خط بھی اقوام متحدہ کے چیف کو دیا گیا۔ جس میں یہ استدعا کی گئی تھی کہ اقوام متحدہ کے کسی نمائندے کو حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے بھیجا جائے تاکہ وہ دیکھ سکے کہ اتحادی کہاں کہاں بمباری کر رہے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۹۱۵:۔ میں نسیم سعید زوجہ محمد سعید صاحب قوم گل پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۱ء ساکن آف محلہ کریم نگر فیصل آباد حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد یا منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے زیورات طلائی ۷ تولہ مالیتی ۲۲۴۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسیم سعید مکان نمبر ۱۰۱ C.P.O کراچی این آر ای ون کورنگی روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات عالم

تقسیم غنائم

شاہ معین الدین صاحب ندوی لکھتے ہیں:

"(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) طائف سے جعرانہ تشریف لائے۔ خیبر کے مال غنیمت میں بیس ہزار اونٹ چالیس ہزار بکریاں، چار ہزار اوقیہ چاندی۔ اور چھ ہزار قیدی بھی تھے۔ جعرانہ تشریف لانے کے بعد قیدیوں کے بارہ میں کئی دن تک فدیہ کا انتظار کیا۔ جب کوئی چھڑانے نہیں آیا تو آپ نے شرعی اصول کے مطابق کل مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور تالیف قلب کے خیال سے اس کا زیادہ حصہ جدید الاسلام مسلمانوں کو جن میں زیادہ تر شرفائے مکہ تھے عطا فرمایا۔ اس سے بعض انصاریوں کو شکایت پیدا ہو گئی اور انہوں نے غائبانہ کہا کہ قریش کو مال غنیمت ملتا ہے اور ہم جن کی تلواروں سے قریش کا خون ٹپکتا ہے محروم رکھے جاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مشکلات میں ہماری یاد ہوتی ہے اور غنیمت کے وقت دوسروں کو یاد کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے انصار کو بلا کر پوچھا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہمارے سربرآوردہ لوگوں میں سے کسی نے یہ نہیں کہا ہاں نوجوانوں نے یہ فقرے کہے تھے کچھ لوگوں نے اقرار کیا۔ آپ نے ان کا ملال خاطر دور کرنے کے لئے خطبہ دیا۔ "کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تم گمراہ تھے خدا نے میرے ذریعہ سے تمہاری ہدایت کی تم منتشر اور پراگندہ تھے۔ خدا نے میرے ذریعہ سے تم میں اتفاق پیدا کیا۔ تم مفلس تھے خدا نے میرے ذریعہ سے تم کو دولت مند بنایا۔" انصار ہر ہر ارشاد پر کہتے جاتے تھے کہ "خدا اور رسولؐ کا احسان سب سے بڑھ کر ہے۔" آپؐ نے فرمایا۔ نہیں تم یہ جواب دو کہ "محمد جس وقت لوگوں نے تجھ کو جھٹلایا۔ اس وقت ہم نے تیری تصدیق کی۔ جب لوگوں نے تجھ کو چھوڑ دیا۔ اس وقت ہم نے تجھ کو پناہ دی۔ تو اپنے یہاں سے مفلس آیا تھا ہم نے ہر طرح تیری مدد کی۔" تم یہ کہتے جاؤ میں جواب دیتا جاؤں گا کہ "ہاں تم سچ کہتے ہو۔" لیکن کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے جائیں اور تم محمدؐ کو لے کر اپنے گھر جاؤ"۔

یہ سحر آفریں خطبہ سن کر انصار چیخ اٹھے کہ ہم کو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم درکار ہیں اور اکثروں کا یہ حال ہوا کہ روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ اس کے بعد آپؐ نے انصار کو سمجھایا کہ مکہ کے لوگ جدید الاسلام ہیں۔ ان کو میں نے جو کچھ دیا ہے وہ کسی حق کی بنا پر نہیں بلکہ صرف تالیف قلب کے لئے۔

حنین کے مال غنیمت کے سلسلہ میں یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ قیدیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن (غالباً حضرت حلیمہ کی لڑکی شیماء) بھی تھیں یہ جب گرفتار ہوئیں تو انہوں نے کہا۔ میں تمہارے پیغمبر کی رضاعی بہن ہوں۔ لوگ تصدیق کے لئے آپ کے پاس لائے۔ شیماء نے پیٹھ کھول کر دکھائی کہ ایک مرتبہ بچپن میں آپ نے دانت کاٹا تھا۔ یہ اس کا نشان ہے۔ یہ سن کر فرط محبت میں آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ان کے بیٹھنے کے لئے خود ردائے مبارک بچھائی۔ لطف و محبت کی باتیں کیں۔ چند اونٹ اور بکریاں عطا کیں اور ارشاد فرمایا۔ جی چاہے تو میرے گھر چل کر رہو اور اگر گھر جانا چاہو تو وہاں پہنچا دیا جائے۔ شیماء نے گھر جانا پسند کیا۔ آپ نے عزت و احترام کے ساتھ بھجوا دیا۔

(تاریخ اسلام حصہ اول صـ ۷۲ تا ۷۴)

بقیہ: صـ ۳ سے آگے

نیک اعمال کا تسلسل جاری رہتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے منشا کے تحت اسے توڑا اور اسے (اپنی راہ میں جان دینے) کی سعادت دے دی۔ تاکہ بعد میں آنے والے زندہ ہیں اس وجہ سے (خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والوں) کے اعمال جاری رہتے ہیں۔ وہ جن کے ساتھ زندگی میں مل کر کام کرتے تھے ان کے اعمال جس قدر ثواب کے مستحق ہوں گے اسی قدر ثواب (خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والوں) کو بھی ملے گا۔ یعنی جس درجہ کی قربانی کرنے والا کوئی (خدا کی راہ میں جان دینے والا) ہو گا۔ اسی درجہ کے مطابق اسے انعام ملیں گے۔ اور موت اس سے اس کو محروم نہیں کر سکے گی۔ دیکھو بعض صحابہؓ ایسے تھے کہ انہیں اسلام لائے دو چار ہی دن گذرے تھے کہ لڑائی میں شہادت پا گئے کیا ان کے اعمال ختم ہو جائیں گے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کو اس وقت تک وسعت دی جائے گی جب تک کہ ان کے ساتھ کے صحابہؓ زندہ ہیں۔

بقیہ: صـ ۶ سے آگے

مرزا محمد یوسف وصیت نمبر ۲۴۴۴۴ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد رضا بسمل وصیت نمبر ۲۲۶۹۱

مسل ۲۷۹۱۶: میں فضل حسین ولد الٰہی بخش صاحب قوم نون پیشہ کاروبار عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چونترہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۹۰ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۱۲۰ کنال واقع موضع چونترہ مالیتی ۴۰۰,۰۰۰/- روپے (۲) سرمایہ کاروبار ۱۴۰,۰۰۰/- روپے (۳) مکان میں حصہ ۱/۲ ۳۰,۰۰۰/- روپے۔ کل میزان پانچ لاکھ ستر ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰,۰۰۰/- روپے سالانہ بصورت کاروبار مل رہے ہیں اور مبلغ ۲۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ فضل حسین چونترہ P/O خاص ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ خالد احمد پسر موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ دوست محمد ولد لعل خان

مسل ۲۷۹۱۷: میں رانا سلطان احمد ولد رانا محمد رشید صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی P/O خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ واقع گرین ٹاؤن فیصل آباد مالیتی ۱,۵۰,۰۰۰/- روپے (۲) دکان واقع چوبارہ بازار صرافاں بدوملہی مالیتی ۷۰,۰۰۰/- روپے (۳) دکان واقع مین بازار بدوملہی مالیتی ۵۰,۰۰۰/- روپے (۴) مکان مع چوبارہ برقبہ ۵ مرلہ بدوملہی مالیتی ۵۰,۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت دکان از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رانا سلطان احمد ساکن بدوملہی P/O خاص ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۱ رانا محمد الرشید صراف والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ رانا نصیر احمد وصیت نمبر ۱۶۶۵۰۔

بقیہ: صـ ۴ سے آگے

طرادی۔ آئیوری کوسٹ سے۔ اور ابوذکی انڈونیشیا سے شامل ہیں۔ سرورق کے ایک طرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دو کتب میں سے دو اقتباسات دئے گئے ہیں۔

وحدت کی خاطر تنازعات چھوڑ دو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں:

"وحدت کی روح جو صحابہؓ میں پھونکی گئی تھی اس کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تعبیر کیا ہے اس وحدت کے پیدا ہونے کے لئے چاہیئے کہ آپس میں صبر و تحمل اور برداشت ہو۔ اگر نہ ہو گا اور ذرا ذرا سی بات پر روٹھو گے تو اس کا نتیجہ آپس کی پھوٹ ہو گی۔ ...... اگر تنازعات ہوں گے تو یاد رکھو قوت کی بجائے تم میں بزدلی پیدا ہو گی۔ یہ بات تم کو صبر و تحمل سے حاصل ہو سکتی ہے ان کو اپنے اندر پیدا کرو تب خدا کی معیت تمہارے شامل حال ہو کر وحدت کی روح پھونکے گی"۔

(خطبات نور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ جنگ کا ایک کالم

ایک جنگ پاکستان میں بھی

غیر سیاسی باتیں — عبدالقادر حسن

عراق اور امریکہ کی جنگ میں ہر مسلمان ہر پاکستانی قومی اور انفرادی طور پر پریشان ہے اس جنگ نے نہ صرف دنیا کی معاشی زندگی کو تہہ و بالا کر دیا ہے بلکہ دنیا کے مسلمانوں کو روحانی دکھ بھی دیا ہے اور عالم اسلام اپنے مستقبل کی طرف سے پریشان ہے۔ جنگ کے بعد اسلامی دنیا کی کیا صورت نکلے گی جو بھی ہوگی وہ پریشان کن اور ناخوشگوار ہی ہوگی۔ لیکن ہم پاکستانیوں کی حالت یہ ہے کہ ہم نے اپنے اندر بھی ایک جنگ شروع کر رکھی ہے۔ خلیج کی جنگ کے چوبیسویں دن یعنی ۱۰ فروری کا اخبار میرے سامنے ہے اور اس ایک دن میں اخبار کی پاکستان کے بارے میں خبریں خلیج کی جنگ سے کچھ کم پریشان کن نہیں ہیں۔ میں اس دن کے اخبار جنگ لاہور کی چند سرخیاں پیش کرتا ہوں۔ یہی خبریں دوسرے اخبارات میں بھی درج ہیں۔

(۱) سکھر پر دہشت گردوں کا قبضہ مسلسل ۲۴ گھنٹے فائرنگ، ۱۳ افراد ہلاک، تعلیمی ادارے بند، رینجرز کے ساتھ فوج بھی طلب کر لی گئی' آنکھوں پر پٹی باندھ کر ایک عورت اور باپ بیٹے کو گولی مار کر لاشیں دریا برد کر دی گئیں۔ گھروں کے اندر گھس کر گولیاں برسائی گئیں۔ (۲) طالب علم غنڈوں نے انتہا کر دی، فائرنگ پتھراؤ' ۹ امتحانی مرکز الٹا دیئے، اودھم مچایا' پرچے پھاڑ دیئے' طالبات کے بال نوچے گئے۔ لڑکیاں چیختی ہوئی بھاگ نکلیں' بے ہوش ہو گئیں، امتحانی مراکز کے عملہ کو مارا پیٹا' لڑکیوں کے کالج میں اندھا دھند فائرنگ' غنڈے طلبہ کلاشن کوفوں سے مسلح تھے۔ (۳) فلم ایکٹریس شہلا گل کو ماں اور بھائی سمیت فحاشی کا اڈہ چلانے کے الزام میں عمر قید اور تیس تیس کوڑوں کی سزا۔ (۴) ماڈل ٹاؤن میں مسلح ڈاکوؤں نے اہل خانہ کو یرغمال بنا لیا اور گھر لوٹ لیا' پانچ لاکھ مالیت کے زیورات، کرنسی نوٹ لوٹے اور گھر سے باہر کھڑی کار میں فرار ہو گئے (۵) ڈی آئی جی سلیم اللہ اور ریحانہ عباسی کو جیل بھیج دیا گیا۔ (۶) ایم پی اے جاوید ورک کو جیل بھیج دیا گیا' شراب خوری' ناجائز اسلحہ اور مار دھاڑ کے الزام میں گرفتار (۷) شمسہ احسان کے قتل کے الزام میں شوہر اور ساس گرفتار' پسند کا جہیز نہ لانے پر شوہر اور ساس نے گلے میں پھندا ڈال کر ہلاک کر دیا' شمسہ کے بھائی کا الزام۔ (۸) ایک ہی خاندان کے چھ افراد سمیت سات افراد کا قتل (۹) چرس کیس میں کسٹم کا ایک انسپکٹر گرفتار' سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے سابق چیئرمین ملک غلام یزدانی کی درخواست ضمانت چرس کا مقدمہ۔

یہ چند خبریں اس دن کے اخبار کے صرف پہلے اور آخری صفحے کی ہیں اور وہ بھی لوکل ایڈیشن کی، ڈاک کے ایڈیشنوں میں ایسی جو خبریں چھپی ہیں وہ ان میں شامل نہیں ہیں۔ یہ خبریں زیادہ تر صوبے کے دارالحکومت میں امن و امان کا نقشہ پیش کرتی ہیں جہاں صوبے کے بڑے بڑے افسروں کے علاوہ ایک عوامی گورنر صاحب اور ایک درویش وزیر اعلیٰ صاحب قیام پذیر ہیں۔ ان خبروں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ہم خلیج کی جنگ سے خواہ مخواہ پریشان ہیں اس سے کہیں بڑی جنگ تو خود ہمارے شہر لاہور اور پاکستان میں برپا ہے۔ اس جنگ میں بھی آتشیں اسلحہ استعمال ہو رہا ہے اور انسان مر رہے ہیں اور ہمارے

باقی صـ۷ پر

بے اولاد

مردوں کے لئے کورس -/200
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کے لئے کورس -/75
STERILITY COURSE
اٹھراء کورس -/90 ATHRA COURSE
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۷، ۶۰۶، ۷۷۱

حصولِ روزگار کا نادر موقعہ — ربوہ کے طلباء کیلئے خصوصی رعایت
سلور لنگ کمپوزنگ سنٹر
لاہور شہر میں اردو، انگلش کمپیوٹر کمپوزنگ آپریٹر کا کورس صرف ڈیڑھ ماہ میں مکمل کر کے جاب کی یقینی پیشکش حاصل کریں۔ معیار۔ کم از کم میٹرک کے ساتھ انگلش ٹائپ کا جاننا ضروری ہوگا
رضیہ محل نمبر ۲ رائل پارک۔ لاہور
فون: ۸۶۹۸۸۷

خبریں

ملکی خبریں

○ پنجاب بھر میں انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کا اساتذہ نے کئی جگہوں پر بائیکاٹ کر دیا۔ طلبہ و طالبات امتحان کے لئے سنٹروں پر موجود تھے مگر امتحان لینے اور نگرانی کرنے والا کوئی موجود نہ تھا۔ اساتذہ نے یہ احتجاج گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لاہور میں پولیس کے چھاپے اور عملے کے ساتھ پولیس کی زیادتی کے احتجاج کے طور پر کیا ہے۔ اساتذہ اور محکمہ تعلیم کے افسران کے درمیان مذاکرات جاری ہیں

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ حکومت سندھ نے صوبہ کو پولیس سٹیٹ بنا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈی نیشنلائزیشن کی پالیسی یکطرفہ ہے۔ کیونکہ اچھے صنعتی ماحول کے بغیر صنعتیں نہیں لگ سکتیں۔

○ حکومت نے طے کیا ہے کہ اب شریعت بل اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا اور ضرورت پڑی تو اس کے لئے آئین میں بھی ترمیم کی جائے گی۔

○ آزاد کشمیر کے صدر نے کہا ہے کہ آئندہ ڈیڑھ دو ماہ میں مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی عروج پر ہو گی۔

○ بنکوں کے ۲۳ اعلیٰ افسران کے خلاف سخت ترین کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ان پر ۱۶ ارب روپے کے قرضے بلا استحقاق دینے کا الزام ہے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کا دورۂ چین لاحاصل اور بے معنی ہو گا۔ وزیر اعظم ۲۶ فروری کو چین جا رہے ہیں۔

○ سعودی عرب تین ماہ تک پچاس ہزار ڈرم تیل پاکستان کو مفت دے گا جنرل اسلم بیگ کے حالیہ دورۂ سعودی عرب سے غلط فہمی دور ہو گئی ہے۔

○ ایم۔ کیو۔ ایم کے ۲۸ اراکین سندھ اسمبلی نے اپنی پارٹی سے وفاداری کا اظہار کرنے کے لئے اپنے استعفے اپنی پارٹی کے چیئرمین کو پیش کر دیئے ہیں۔ خیال کیا جا رہا تھا کہ ایم کیو ایم کے بعض اراکین مخالف پارٹی سے مل گئے ہیں۔

○ ملک بھر میں دو سال کے اندر ۵ لاکھ ٹیلیفون جاری کرنے کا ہنگامی منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ عراق کے وزیر خارجہ مسٹر طارق عزیز روس کی امن تجاویز پر صدر صدام حسین کا ردِ عمل لے کر روس پہنچ گئے ہیں۔

○ امریکہ کی طرف سے کہا گیا ہے کہ صدر بش نے روس کی امن تجاویز کو مسترد نہیں کیا واضح رہے کہ اس سے قبل صدر بش سے یہ بیان منسوب کیا گیا تھا کہ روس کی تازہ امن تجاویز میں واشنگٹن کی ضروریات کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔

○ ایران کے وزیر خارجہ مسٹر علی اکبر ولائتی نے چین کا دورہ کیا جس کے دوران انہوں نے چینی وزیر خارجہ اور وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ مسٹر ولائتی نے کہا کہ دنیا کو ایک دن انتظار کرنا چاہیئے تاکہ روس کی امن تجاویز سامنے آ سکیں۔

○ روس کے صدر کے خصوصی ایلچی مسٹر پریماکوف نے امید ظاہر کی ہے کہ چند دن میں خلیج کی جنگ ختم ہو جائے گی اور روس کی امن تجاویز پر جنگ بند ہو سکے گی۔

○ عراق نے اسرائیل پر ۳۵ واں سکڈ میزائل پھینکا جس کو پیٹریاٹ نے روکا۔ میزائل کا ملبہ گرنے سے ہونے والے نقصانات کی تفصیل نہیں ملی۔

○ عراق نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی فوجوں نے اتحادی فوجوں کے ایک زمینی حملے کو پسپا کر دیا ہے اور اتحادی فوجوں کو سخت جانی نقصان پہنچایا ہے۔ جبکہ اتحادی فوجوں نے ہیلی کاپٹروں کے ایک حملے کے ذریعے عراق کے ٹینک تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اتحادی طیاروں نے عراق پر اپنی بھرپور بمباری جاری رکھی عراق کے ذرائع کے مطابق دارالحکومت بغداد پر چار گھنٹے بمباری ہوتی رہی۔ سارا شہر آگ اور دھوئیں سے بھر گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بلڑ کے ضلع شیخوپورہ کو چند دہشت پسندوں کے تشدد کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم بشیر احمد صاحب صیغم کے بیٹے عزیز اسد اللہ کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم منور احمد ابن عبد اللطیف آف کراچی کو دل کا عارضہ لاحق ہے۔

○ مکرم شیخ صفدر علی صاحب دار الیمن وسطی کا مثانہ و پراسٹیٹ کا اپریشن گذشتہ دنوں ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں ہوا تھا انفکشن ہو جانے کی وجہ سے کمزوری واقع ہو گئی ہے۔

○ مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب سابق معلم وقف جدید آف بوچھال کلاں (ضلع چکوال) گرنے سے زخمی ہو گئے ہیں بائیں آنکھ پر شدید زخم آئے ہیں۔

○ مکرم سلطان احمد صاحب ناصر محلہ دار الشکر ربوہ کی اہلیہ بیمار ہیں وہ اپنی والدہ صاحبہ اور والد کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم ملک عارف محمود صاحب سانگلہ ہل کی والدہ صاحبہ طویل عرصہ سے بلڈ پریشر شوگر اور گردوں کی خرابی کی وجہ سے جرمنی میں زیر علاج ہیں۔ حال ہی میں ان کا گردوں کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم خالد محمود صاحب اسد آف سلہو کے چٹھہ کی والدہ محترمہ کو فالج کا حملہ ہوا ہے۔

احباب کرام سے ان سب کی درازئ عمر اور مکمل شفایابی کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح محترمہ ثریا بشیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب لنگاہ دار العلوم جنوبی ربوہ کا نکاح مبلغ -/۵۰۰۰ جرمن مارک حق مہر پر مکرم حافظ انیس الرحمن صاحب ساکن فرینکفرٹ ابن مکرم چوہدری احمد علی صاحب محلہ دار العلوم غربی ربوہ کے ساتھ مورخہ ۱۵ فروری ۹۱ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھا

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

ولادت مکرم عمیر سعید احمد صاحب ابن حافظ عطاء الحق صاحب دار العلوم شرقی حال مغربی جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیضل عمیر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ضیاء الدین حمید صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کا نواسہ ہے۔

○ مکرم نذیر احمد صاحب جاوید ۲۳/۵ ضلع جھنگ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "نعیم احمد عدیل" رکھا ہے۔ یہ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔

مکرم مرزا محمد اشرف صاحب آف کوئٹہ حال مقیم ناروے کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ فروری ۹۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود محترم مرزا محمد فاضل صاحب کا پوتا اور مکرم شفیق احمد صاحب جسکانی کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ ان بچوں کی صحت نیک بننے اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کریں

تقریب شادی محترمہ ناصرہ عطاء صاحبہ کی بیٹی فضاء عطاء کی شادی مورخہ ۲۸ دسمبر ۹۰ء کو ہمراہ مکرم ابرار الحق صاحب بخیر و خوبی انجام پائی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے مبارک کرے۔

سانحہ ارتحال محترمہ فاطمہ محمود صاحبہ زوجہ حکیم بشیر احمد محمود مورخہ ۲ فروری بروز ہفتہ وفات پاگئیں۔ مورخہ ۳ فروری بعد از نماز فجر بیت المبارک ربوہ میں موصوفہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ بعد ازاں عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ مکرم رزاق محمود صاحب طاہر چک نمبر ۳۶ جنوبی ضلع سرگودھا کی والدہ تھیں۔

○ محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد الدین صاحب آف چھور نزد سانگلہ ہل مورخہ ۳۰ جنوری ۹۱ء کو وفات پاگئیں۔ مکرم چوہدری مقبول احمد کاہلوں صاحب باجوہ کاٹن فیکٹری نواب شاہ کی ہمشیرہ اور مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی پھوپھی تھیں۔

اگلے روز ۳۱ جنوری کو صبح ۱/۲ ۱۰ بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مولانا سید احمد علی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب نے دعا کروائی

○ مکرم محمود احمد صاحب ولد میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۱۷ جنوری ۹۱ء بروز جمعرات تقریباً ساڑھے دس بجے شب اپنی جان و مال کی حفاظت کرتے ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

پسماندگان میں ایک بیٹا بعمر دس سال اور تین چھوٹی بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

○ نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب شاہد مربی سلسلہ کے والد مکرم فتح محمد صاحب مورخہ ۷ فروری رات ۱ بجے وفات پا گئے ہیں۔ موصوف بوقت وفات اپنے گاؤں میں مقیم تھے۔

(احباب ان سب کی بلندئ درجات کے لئے دعائیں کریں)۔

تصحیح

مکرم محمد اشرف صاحب آف لنڈن مسل نمبر ۲۷۸۹۳ کی وصیت ۳۱ جنوری ۹۱ء میں شائع ہوئی ہے ان کے مکان رہائشی واقع لنڈن کی قیمت غلطی سے -/۲۱۰۰۰ روپے لکھی گئی ہے۔ جبکہ یہ رقم -/۲۱۰۰۰ پونڈ اسٹرلنگ ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔

چندہ کی شرح میں تبدیلی آئندہ سے اطفال کے چندہ کی شرح میں تبدیلی کی گئی ہے نئی شرح کے مطابق چندہ مجلس ماہانہ پچاس (۵۰) پیسے اور چندہ اجتماع دو روپے سالانہ ہوگا۔ تمام ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ آئندہ سے مندرجہ بالا شرح کے مطابق چندہ کی وصولی کی جائے۔

بقیہ: صفحہ ۸ سے آگے

وزیر اعظم صاحب خلیج کے امن مشن پر دنیا میں گھوم رہے ہیں۔ ان کے ہمراہ اس دفعہ بھی چالیس کے قریب افراد ہیں۔ گھر میں امن کی یہ حالت ہے اور ہمیں باہر کے امن کی ٹکر کھائے جا رہی ہے۔ بیرونی امداد بند، قرض بند، ملک کی آمدنی بند اور غیر ملکی دوروں پر اخراجات اور وہ بھی زر مبادلہ میں جس کے بارے میں ہر روز اخباروں میں چھپتا ہے کہ خزانہ خالی ہے (عوام کے لئے)

جس ملک کے کسی اخبار کی ایک دن کی خبریں ایسی ہوں۔ اس ملک کے حکمرانوں کی نیند حرام ہو جانی چاہیئے مگر ہمارے حکمرانوں کے خراٹے دوسروں کو بھی آرام کی نیند نہیں سونے دیتے اور لوگ راتوں کو اٹھ اٹھ کر یہ سوچتے ہیں کہ اگر الیکشن کے بعد ایسی حکومت اور ایسے حکمران ہی آنے تھے تو سابقہ اسمبلی توڑنے کا کیا مقصد تھا۔ سابقہ حکمران اس سے زیادہ تو نہیں کیا کرتے تھے۔ یہی جاوید درک پہلے بھی تھے آج بھی ہیں، فرق صرف یہ پڑا ہے کہ پہلے جب اس جاوید درک نے لاہور کی سڑکوں پر دو افراد کا تعاقب کر کے اور لاہور بھر میں مسلسل فائرنگ کر کے دو افراد کو قتل کر دیا تھا تو پولیس نے اس کی رپٹ تک درج نہ کی تھی کیونکہ وہ اراکین اسمبلی کی ہارس ٹریڈنگ کا زمانہ تھا اور اس ایم پی اے کے ووٹ کی ضرورت تھی۔ آج الیکشن کے بعد چونکہ جو نتائج سامنے آئے ہیں ان کی وجہ سے ووٹ کی مجبوری نہیں ہے اس لئے جاوید درک گرفتار ہو گیا ہے اور سابقہ جرم سے کم تر جرم میں۔ اگر اس کے ووٹ کی آج ضرورت ہوتی تو اس کو سات خون معاف تھے۔ ہمارے حکمرانوں میں ذمہ داری کا احساس کب جاگے گا، قانون کی عملداری کب قائم ہو گی اور کب اس ملک کے بے وقوف شہریوں کو چوروں، اچکوں اور ڈاکوؤں سے پناہ ملے گی۔ لطیفہ یہ ہے کہ ہم ان حکمرانوں سے شریعت بل کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں..

...میر کیا سادہ ہیں....

(روزنامہ جنگ ۵ فروری ۹۱ء)

نصاب امتحانات انصار اللہ برائے ۹۱ء

امتحان اول بتاریخ ۲۳ مارچ

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۴، نصف اول
۲۔ 'کتاب کشف الغطاء'
۳۔ 'بنیادی نصاب'
(ترجمہ نماز و مسائل نماز لازمی حصہ)

امتحان دوم جون

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۴، نصف آخر
۲۔ 'لیکچر سیالکوٹ'
۳۔ 'بنیادی نصاب'
(ترجمہ نماز و مسائل نماز لازمی حصہ)

امتحان سوم ستمبر

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۵، نصف اول
۲۔ 'توضیح مرام'
۳۔ بنیادی نصاب
(نماز و مسائل نماز لازمی حصہ)

امتحان چہارم دسمبر

۱۔ کتاب منتخب آیات قرآن
۲۔ کتاب منتخب احادیث مبارکہ
۳۔ کتاب منتخب تحریرات حضرت اقدس

زعماء کرام اس امتحانی نصاب کا نوٹس البیت میں آویزاں کر دیں اور بار بار تاکید کے ساتھ انصار کو یاد دہانی بھی کراتے رہیں۔ ناخواندہ انصار کی درس کے پروگرام ترتیب دے کر تیاری کرائی جائے۔ اللہ تعالیٰ تمام انصار بھائیوں کے علم و فضل میں ترقی کے پروگرام میں برکت ڈالے